السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ بعض لوگ جب تک اچھی طرح کھانا تیار نہ ہوجائے مردہ کو دفن نہیں کرتے اگر اسی طرح دو تین روز تک مردہ کو دفن نہ کیا جائے اور وہ پھول جائے یا نہ بھی پھولے تو ایسے آدمی کا جنازہ پڑھنا چاہیے یا نہیں ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کو دفن کرنے میں بڑی جلدی کرنی چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ طلحہ بن براء بیمار تھے۔ نبی ﷺ بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے آپ نے فرمایا۔ میرے خیال میں ان پر اب موت آیا ہی چاہتی ہے جب موت ہوجائے تو مجھ کو اطلاع دینا اور جلدی کرنا یہ درست نہیں کہ مسلمان کی لاش گھر والوں کے سامنے پڑی رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوجائے اس کو روک نہ رکھنا چاہیے اس کو قبر کی جلد از جلد تیاری کرنی چاہیے '' ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ میت کو جلد از جلد دفن کرنا چاہیے اور روکنا نہ چاہیے اور کھانا پکانے کے لیے میت کو روک رکھنا ایک عجیب سی بات ہے اور یہ طریقہ خلاف حدیث ہے۔ قرون ثلاثہ میں اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔ مجتہدین اس کے برخلاف ہیں اور مطابق حدیث من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد یہ کام مردود ہے اور یہ جاہل اماموں کی اختراع ہے جو حرام طریقہ سے لوگوں کے مال کھاتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔ (سید محمد نذیر حسین 1281)

## مسئلہ:

واضح ہو کہ ڈھیلے مٹی پر سورہ اخلاص وغیرہ پڑھ کر قبر میں رکھنا قول فعل آنحضرت ﷺ وصحابہ کرام سے ثابت نہیں ونیز قول وفعل تابعین وتبع تابعین وطبقات ہفتگانہ فقہاء حنفیہ وغیرہ سے بھی کتب معتبرہ معتمدہ میں ثابت نہیں غرض اس کی کچھ سند نہیں ہے اور جو کسی نے بلا سند کسی کتاب غیر معتبر میں لکھا ہو اس کا ہرگز اعتبار نہیں کیونکہ کتب اصول فقہ اور حدیث میں مقرر ہوچکا ہے کہ حدیث بلا سند حجت نہیں اور اسی طرح سے جواب نامہ کی کچھ اصل نہیں پائی جاتی۔ شرح شریف میں: وقد[1] افتی ابن الصلاح بانہ لا یجوز ان[2] یکتب علی الکفن یٰس والکھف ونحوھا خوفا من صدید المیت کذا فی رد المختار حاشیہ الدر المختار۔ اور اسی جمع ہو کر تیسرے دن قرآن مجید پڑھنا جیسا کہ معمول ہو رہا ہے یا چنوں پر کلمہ پڑھنا بھی قرون ثلثہ اور ائمہ اربعہ اور محدثین اور دیگر فقہاء رحمھم اللہ تعالیٰ سے منقول نہیں۔ اور اسی طرح سوم اور دسواں، بیسواں، چہلم وچھ ماہی، برسیو غیرہ رسمیں بھی کہیں سے ثابت نہیں بلکہ یہ رسمیں ہنود اور کفار کی ہیں اجتناب اور حذر ان امور مذکورہ سے واجب ہے اور ان رسموں میں صریح تشبہ ساتھ کفار کے پایا جاتا ہے اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے من[3] تشبہ بقومہ فھو منھم کذا فی المشکوٰۃ وبلوغ المرام۔ ان امور کو فتاویٰ جامع الروایات اور شرح مہذب نودی اور فتاویٰ قرطبی اور نصاب الاحتساب اور رسالہ علامہ حسام الدین عبدالوہاب متقی وغیرہ میں بدعت شنیعہ اور کراہت شدیدہ لکھا ہے اور اسی طرح متملی وصغیری شرح منیۃ المصلی و فتاویٰ بزازی وغیرہ میں بھی صراحۃً بدعت اور کراہت ان امور مذکورہ کو لکھا ہے اور طعام پر فاتحہ وغیرہ پڑھنا بھی تشبہ ساتھ ہنود کے ہے کیونکہ مسلمان جاہل فاتحہ کہتے ہیں اور ہنود کے برہمن اشلوک کہتے ہیں یہ واہیات رسمیں کفار سے مسلمان جاہلوں نے اخذ کی ہیں یہ امور مذکورہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ وتابعین ومجتہدین اور محدثین متقدمین اور متاخرین سے ہرگز ثابت نہیں اور نہ ان امور مذکورہ کا تعامل اور رواج قرون ثلثہ وغیرہ میں پایا گیا۔

ترجمہ) ''یہ تیسرے دن کا اجتماع جو خصوصاً منعقد ہوتا ہے یہ نہ فرض ہے، نہ واجب، نہ سنت، نہ مستحب، نہ اس میں کوئی فائدہ ہے، نہ کوئی دینی مصلحت ہے بلکہ اس میں ایک طرح کا سلف صالحین پر الزام ہے کہ ان کو یہ مفید باتیں معلوم نہ ہوسکیں بلکہ نبی ﷺ پر بھی کہ انہوں نے میت کے حقوق چھوڑ دیئے بلکہ یہ الزام تو اللہ تعالیٰ پر بھی آئے گا کہ اس نے شریعت کو مکمل نہ کیا اور ایسے ہی کہہ دیا کہ میں نے آج تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم کو پوری طرح دے دیں اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔ علامہ حسام الدین المعروف متقی کے رسالہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ اور بزازیہ میں ہے کہ پہلے اور تیسرے اور ساتویں روز کھانا تیار کرنا اور اس کو قبر پر لے جانا اور قرآن پڑھنے کے لیے دعوت پکانا اور نیک لوگوں اور قاریوں کو ختم قرآن یا سورہ انعام یا اخلاص پڑھنے کے لیے بلانا مکروہ ہے۔ حاصل یہ کہ قرآن پڑھنے کے وقت قاریوں کے لیے کھانا تیار کرنا مکروہ ہے اور اگر فقیروں کیلئے کھانا پکایا جائے تو اچھا ہے۔ امام نووی نے شرح منہاج میں کہا تیسرے، چھٹے، دسویں اور بیسویں دن کھانا تیار کرنا ایک بدترین قسم کی بدعت ہے۔''

---

[1]۔ ایمانداروں کے لیے نبی ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔

[2]۔ جائز نہیں کہ کفن پر سورہ یٰسین یا کہف یا اور کوئی سورت لکھی جائے کیونکہ میت کی پیپ سے اس کے آلودہ ہونے کا خوف ہے۔

[3]۔ جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔

[فتاویٰ نذیریہ](#)

**جلد01ص686**

محدث فتویٰ